6202-گنہگار كو اگر دنيا ميں حد لگ جائے تو كيا اسے آخرت ميں بھى سزا ملے گى

سوال

جب كوئى انسان دنيا ميں گناہ كرے اور اس گناہ كى سزا بھى ملے تو كيا موت كے بعد بھى اسے سزا دي جائے گى ؟

مثلا : كسى شخص نے زنا يا چوري كى اور اسے قتل يا ہاتھ كاٹ كر دنيا ميں سزا دے دي تو كيا روز قيامت بھى اسے سزا سے دوچار ہونا پڑے گا ؟ اور اگر وہ ہم جنس پرست ہے اور اسے پتھر مار كر ہلاك كر ديا گيا تو كيا وہ عذاب قبر سے نجات حاصل كر لے گا ؟

پسندیدہ جواب

امام بخاري رحمہ
اللہ تعالى نے صحيح بخاري ميں اپنى سند كے ساتھ عبادہ بن صامت رضى اللہ تعالى عنہ جو
كہ بدري صحابى ہيں سے روايت نقل كى ہے :

عبادہ بن صامت رضى اللہ تعالى عنہ
بيان كرتے ہيں كہ ميں بيعت عقبہ كى رات بيعت كرنے والوں ميں شامل تھا رسول كريم صلى
اللہ عليہ وسلم كے ارد گرد صحابہ كرام كا گروہ تھا تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم
فرمانے لگے :

آؤ ميرے ساتھ اس پر بيعت كرو كہ تم
اللہ تعالى كے ساتھ شرك نہيں كرو گے اور نہ ہى چوري اور زنا كرو گے اور نہ تم اپنى
اولاد كو قتل كرو گے اور نہ اپنے آگے پيچھے سے جھوٹا بہتان لگاؤ گے ، اور نيكى ميں تم
ميري نافرمانى نہيں كرو گے ، تم ميں سے جو بھى اس كى وفا كرے گا اس كا اجر اللہ تعالى
كے ذمہ ہے ، اور جو كوئى بھى تم ميں سے اس كا مرتكب ہوگا اسے دنيا ميں اس كى سزا دي جائے گى
جو اس كے ليے كفارہ ہوگا ، اور جس نے بھى اس ميں سے كسى چيز كا ارتكاب كيا اور اللہ
تعالى نے اس كى پردہ پوشى كر دي تو اس كا معاملہ اللہ كے سپرد ہے اگر اللہ چاہے تو اسے سزا
دے اور اگر چاہے تو معاف كر دے ، عبادہ بن صامت رضى اللہ تعالى كہتے ہيں ميں اس پر نبى
صلى اللہ عليہ وسلم كى بيعت كى. صحيح بخاري (143/3) حديث نمبر (3679)

حافظ ابن حجر فتح البارى ميں
كہتے ہيں :

اس حديث سے يہ نكلتا ہے كہ : حد جاري
كرنا گناہوں كا كفارہ ہے اگرچہ جس پر حد لگائى گئى ہے اس نے توبہ نہ بھى كى ہو،
جمہور علماء كرام كا يہى قول ہے، اور ايك قول يہ بھى ہے كہ توبہ ضروري ہے بعض تابعين
عظام اسى كے قائل ہيں. ديكھيں فتح البارى (6/1)

مندرجہ بالا سابقہ حديث امام ترمذي
نے بھى اپنى سنن ميں روايت كى ہے اور اسے بيان كرنے كے بعد كہتے ہيں :

امام شافعى رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں :
اس باب ميں ميں نے اس حديث سے بہتر كچھ نہيں سنا كہ گنہگاروں كے ليے حدود ان كے گناہوں
كا كفارہ ہيں، امام شافعى كہتے ہيں كہ : ميں يہ پسند كرتا ہوں كہ جس نے كوئى گناہ كيا
اور اللہ تعالى نے اس كے گناہ كى پردہ پوشى فرمائى تو اسے بھى چاہيے كہ وہ اپنے اوپر
پردہ ڈالے ركھے اور جو كچھ اس كے اور اس كے رب كے مابين ہے اس سے توبہ كر لے.

ابو بكر اور عمر رضى اللہ تعالى
عنہما سے بھى روايت كيا گيا ہے كہ انہوں نے ايك شخص كو حكم ديا كہ وہ اپنى پردہ پوشى
كرے. سنن الترمذي حديث نمبر (1439).

لھذا جو شخص بھى ايسا كام كرے جس سے حد
واجب ہوتى ہو اسے اس كى ضرورت نہيں كہ وہ قاضى كے پاس جا كر گناہ كا اعتراف كر كے اپنے اوپر
حد جاري كرنے مطالبہ كرے بلكہ اس كے ليے جائز ہے كہ وہ اپنى پردہ پوشى كرتا ہوا اس گناہ
سے توبہ كرے جو اس كے اور اللہ تعالى كے مابين ہے، اور اس كے ساتھ ساتھ كثرت سے اعمال
صالحہ بھى كرتا رہے، اس ليے كہ نيكياں برائيوں كو ختم كر ديتى ہيں، اور توبہ كرنے والا
شخص ايسے ہى ہے جيسے كسى شخص كے گناہ نہ ہوں، ہم اللہ تعالى سے دعا كرتے ہيں كہ وہ ہميں
سلامتى و عافيت سے نوازے اور ہمارے گناہ معاف فرمائے.

وصلى اللہ على نبينا محمد.

واللہ اعلم.